

کتاب مصنفہ جناب حکمت اب فیض الحساب اسطو حکمت الطول زمان بقرا اول جناب حکیم محمد اعظم خان صاحب مرحوم الخاطب بناظم جهان

رموز اعظم فارسی - ہر دو جلد کامل بدلائی اور سب نظیر میں طب کا جو وعدہ جلد ونیس پر تقطیع نہایت موزوں ۱۲۶۷ھ
کا مضمونہ حال حال اول میں ارض سر کی سیدہ تک اور جلد دوم میں ارض کبہ تک اور ماہی و استعمل اور کثرت اور مرض کی
تشخیص و حال و بیان کیا گیا اور ہر فصل کثیر میں عجیب غریب حکایات میں جس میں ہر شخص بلا ادراستہ کثرت خوبی ہر ایک کو دل کا
کر سکتا ہے اس فن کی کتابوں میں ایک اسکا کافی نہیں مبرکت غنائین ملاحظہ فرمائیں کہ ہر فصل میں عجیب حکایات کی ہر نظر و نظر
اعظم و غیرہ کتب کے دیکھنے سے حاصل ہوتی ہے اس تمام سے پیدا ہے قیمت پانچ روپیہ نہ کہ **اعظم فارسی** یہ رسالہ صرف کراچی
میں ہر فصل پر قیمت ۶ روپیہ **اعظم فارسی** ہر سال ہر کتاب طبیبوں و عطاروں کیلئے ایک حکیم کامل ہے
ہر سال ہر جلد کامل قیمت مثلاً - **عظیم فارسی** ہر سال ہر کتاب طبیبوں و عطاروں کیلئے ایک حکیم کامل ہے
انہیں نام دواؤں کے ہندی انگریزی و تہائی و غیرہ مع تشبیہ یعنی انکا افعال و خواص و مایہ و مخرج و دہل و مضروع و طبع و
کوسا و غرض ان الدود و مختلفہ المومنین کے ۶۸ کتب مستحقہ کماے مستحقین و متغیرین اور اقوال اطباء و حاذقین و انتخاب کر کے
جلیف فرمایا ایک نظر دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ یہ دوا خزانہ جگہ سے پیدا ہوتی ہے اور اسکا رنگ اور فائیدہ ایسا ہوتا ہے جو فریک
کتاب جامع اور مستند ہے اس کتاب کی قیمت پہلے ویش روپیہ تھی مگر منظر فادہ عالم آفرینہ روپیہ کر دیے ہیں۔

قرایون اعظم و احممل فارسی جناب حکیم صاحب مرحوم کی آخری یادگار ہیں میں اپنے نیمہ حکیم محمد اکمل خان سے
اپنا صاحب بھی لے کر دیا ہے یہ کتاب طبیب صدیقی دلی میں چھپی اور قدر ہائی مثلاً غنائین و مائتوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے
حجت ہے **قرایون اعظم اردو** یہ کتاب فارسی میں حکیم محمد اعظم خان کی تصنیف تھی عام فائدہ رسائی کی غرض سے حکیم محمد حسن
خان صاحب حادی نے یہ بھی ترجمہ کیا اور خود چھپا کر شائع کیا تھا اکثر شوق خیز لڑکان کا زبرد زرتی پانا و حکمہ و حق دوی
مصلک کے دوا و احتیاط کے ساتھ کثرت و سفید و صائی بہ نظر فادہ عام چھپا دیا تاکہ اور دوا میں فائدہ مل سکے اس قیمت پر جڑا کر بھی ہے
دیگر مصنفوں کی تصنیف کتب

ضیاء الحکمت ترجمہ تکشیف الحکمت اس کتاب میں اور مباحث میں عمداً اور فن تشبیہ خصوصاً اس خاص سلیلی
سکے بیان کیا ہے کہ قانون شج بھی اس کو زیادہ ہوگا اس کتاب کی ترتیب اور طرز بیان ایسا ہے کہ کم استعداد والا بھی سمجھ کر لے سکتا ہے
طبیب بن سکتا ہے یا دوا و اختصار و شجاعت کلیات پر بھی اکتفا نہیں بلکہ مباحثات میں بھی شرح اسباب و فیو کے لگے لگے ہر غرض
ایسی جامع کتاب نہیں آیت و اعضا و موطن و سہ ضروریہ مباحثات اور تشبیہ پر مبنی تاجوت ہماری نظر سے نہیں گذری اس پر
طرح ہے کہ نسخہ لا جواب ہوگا اور سب زیادہ قابل قدر ہے تاہم اگر مفاد کے حاملہ کر کے کا طریقہ خاص اس کتاب میں ہے یا جو دوا غیر ہوگا وہ آٹھ
مباحثات پر مشتمل صرف **مرطب اسلاصمت** یہ رسالہ ایک رسالہ رسالہ اور باقی کا کھڑا لایا اس میں بڑی خوبی کی بات ہے
کہ اس میں چھپنے کے رسالہ کی یادداشت ہے کہ شخص بخوبی علاج کر سکتا ہے اور ہمہ عوی کیساتھ کہے ہیں کہ جو دوا اس رسالہ کو طلب فرمائی
اور اگر کوئی پتہ ہوگا تو یہ کامل رسالہ دے کر قیمت رسالہ نکلے جائے گا اور جو دوا اس رسالہ کے مصنف حکیم خواجہ محمد رسالہ امده
صاحب کی ہے جس میں صرف ۳۷ رسالہ **حیرا حیرا** - از تصنیف طبیب دہلوی ہجائی شاہزادہ مرزا احمد خیر خواجہ امده لئی قراہن
دلیہ جو میں علم شج و دل و شکلی و معقولہ قانون مچ و خا و دیگر کی مشق و غرض و اودام و امیر کہ چیرہ پانچ روپیہ اول کتاب شست
کا قول و ترتیب کو بیان کیا ہے جو میں مستند ہندی و دلی کی کتب انھار کے لئے چڑھی کو یا دیگر زندہ کر دیا یا قیمت صرف ۶ روپیہ -

کتاب سیر بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

میری تصنیف و تالیف کا سلسلہ اس وقت سے شروع ہوا جب میرے اپنے بچے تعلیم کے قابل ہوئے۔ آخر آپ پڑھا تھا پڑھایا تھا سرشتہ تعلیم کی تو کرف کے ذریعہ سے پڑھنے پڑھانے کی نگرانی کی تھی۔ طریقہ تعلیم کے خلل اور کتابوں کے نقص مجھ کو ذرا معلوم تھے۔ آنکھوں دیکھے تو کبھی ننگی نہیں جانی۔ میں نے آپ اپنے طور کی کتابیں بنائیں اور آپ ہی پڑھائیں۔ تصنیف و تالیف کا اعلیٰ محرک تو یہ تھا بخت و اتفاق سے کتابیں سرکار میں پیش ہو کر پسند اور نوگوں میں پھیل کر مقبول ہوئیں۔ خدا جانے اس باب میں کیا کچھ کرتا اور کیا کیسے منصوبہ ذہن میں تھے۔ مگر دیکھا تو لوگوں کو علم کا مطلق شوق نہیں۔ یہ جو کچھ چھڑا دیکھتے، ہونری دھوکے کی ٹٹی ہے۔ سرکار لوگوں میں امتحان کی قید اٹھائے پھر دیکھئے کہ کالجوں اور سکولوں کی کیسی بُری گت ہوتی ہے۔ اپنا تجربہ تو یہ ہے کہ معاش کا انحصار نہ ہو تو

لوگ علم کے نام سے ٹکڑا بھی توڑیں میں نے علمی کتابیں بھی لکھ کر رکھیں۔ مگر
 لوگوں کی بے رغبتی کی وجہ سے کسی کے دوبارہ چھپنے کی نوبت نہ آئی۔ الا
 ماشاء اللہ میں نے اپنا قاعدہ پھر لکھا کہ جو کچھ لکھتا ہوں اس کے رواج پیشے
 کی مطلق کوشش نہیں کرتا۔ میں ایسا سمجھتا ہوں کہ میں کتاب کیا تصنیف کرتا
 ہوں گویا کنکو سے بنا تہ ہوں۔ اگر ان میں پرواز کا مادہ ہے تو خود بخود اڑینگے
 ورنہ میں کہاں ان کے پیچھے دم چھلے کی طرح بندھا بندھا ہوں اس بے
 اعتنائی پر بلا ہے اعتنائی بھی نہیں حیمت اور خودداری پر خدا کے فتنے سے
 میری ساری کتابیں ایسی مقبول ہیں و الحمد للہ علی ذلک کہ دوسری دوسری
 زبانوں میں ترجمہ ہوتی اور جگہ جگہ بار بار چھپتی چلی جاتی ہیں مگر علمی کتابیں ہیں کہ
 جب سے تصنیف ہوئیں اینڈ پڑی ہیں یہ سالہ رسم الخط بھی ان ہی علمی کتابوں
 میں ہے جن کو کسی فقیہ کی بددعا ہے کہ ہندوستانی ان سے فائدہ نہ اٹھائیں
 میرے نزدیک یہ رسالہ اس قدر ضروری ہے کہ کوئی مکتب کوئی سکول اس سے
 مستغنی نہیں اس لیے کہ کوئی اردو فارسی عربی پڑھنے والا ابتدائی اس سے
 بے نیاز نہیں۔ اہل یورپ جن کو مشرقی زبانیں سیکھنی پڑتی ہیں کہیں مدتوں
 میں جا کر زبان تو ٹوٹی پھوٹی بولنے لگتے ہیں مگر کتابتہ پر بالکل قادر نہیں ہوتے
 ان کو ان قواعد کا سیکھنا نہایت ضروری اور مفید ہے۔ بشرطیکہ جو منشی
 ان کو پڑھاتا ہے ان قواعد کو خود سمجھ کر ان کو سکھائے۔ بے شک ان

قواعد کے بدون بھی کام چل رہا ہے لیکن جیسا صرف اور خواہ منطبق کا
 ہونا ضرور ہے ورنہ ہی ان قواعد کا بدرجہ اولے مگر قاعدے ہمیشہ غور طلب
 ہوتے ہیں کسی قدر یہ بھی ہیں خدا اتنی رحمت اٹھانے کی توفیق دے میں تو
 مدتیں ہوئیں اس سلسلے کو رو بیٹھا تھا نذیر حسین تاجر کتب کے اصرار سے
 مکرر چھپوانے کی اجازت دے دی ہے۔ انکو اس کے پھیلنے کی توقع ہے مچھکو نہیں

لوگ علم کے نام سے نکلنا بھی توڑیں ہیں نے علمی کتابیں بھی لکھ کر دکھیں۔ مگر لوگوں کی بے رغبتی کی وجہ سے کسی کے دوبارہ چھپنے کی نوبت نہ آئی۔ الام ماشاء اللہ میں نے اپنا قاعدہ پھر رکھا کہ جو کچھ لکھتا ہوں اس کے رواج پینے کی مطلق کوشش نہیں کرتا۔ میں ایسا سمجھتا ہوں کہ میں کتاب کیا تصنیف کرتا ہوں گویا لنگو سے بنا تدا ہوں۔ اگر ان میں پرواز کا مادہ ہے تو خود بخود اڑینگے ورنہ میں کہاں، ان کے پیچھے دم چھلے کی طرح بندھا بندھا ہوں اس بے اعتنائی پر پاگاہے اعتنائی بھی نہیں جیتے اور خود داری پر خدا کے فضل سے میری ساری کتابیں ایسی مقبول ہیں واللہ علی ذلک کہ دوسری دوسری زبانوں میں ترجمہ ہوتی اور جگہ جگہ بار بار چھپتی چلی جاتی ہیں مگر علمی کتابیں ہیں کہ جب سے تصنیف ہوئیں اینڈ پڑی ہیں یہ سالہ رسم الخط بھی ان ہی علمی کتابوں میں ہے جن کو کسی فقیہ کی بددعا ہے کہ ہندوستانی ان سے فائدہ نہ اٹھائیں میرے نزدیک یہ سالہ اس قدر ضروری ہے کہ کوئی مکتب کوئی سکول اس سے مستغنی نہیں اس لیے کہ کوئی اردو فارسی عربی پڑھنے والا ابتدائی اس سے بے نیاز نہیں۔ اہل یورپ جن کو مشرقی زبانیں سیکھنی پڑتی ہیں کہیں مدتوں میں جا کر زبان تو ٹوٹی پھوٹی بولنے لگتے ہیں مگر کتابتہ پر بالکل قادر نہیں ہوتے ان کو ان تو اھکا سیکھنا نہایت ضروری اور مفید ہے بشرطیکہ جو منشی ان کو پڑھاتا ہے ان قواعد کو خود سمجھ کر ان کو سکھائے۔ بے شک ان

قواعد کے بدون بھی کام چل رہا ہے۔ لیکن جیسا صرف اور نحو اور منطق کا
 ہونا ضرور ہے ویسا ہی ان قواعد کا بدرجہ اولے مگر قاعدے ہمیشہ غور طلب
 ہوتے ہیں۔ کسی قدر یہ بھی ہیں خدا اتنی رحمت اٹھانے کی توفیق دے میں تو
 مدتیں ہوئیں اس سارے کو رو بیٹھا تھا۔ نذیر حسین تاجر کتب کے اصرار سے
 مکرر چھپوانے کی اجازت دے دی ہے۔ انکو اس کے پھیلنے کی توقع ہو چھکوا نہیں

آغاز کتاب

اُردو میں ابجد کے حروف مفرد کی اصلی صورت ترکیب میں ایسی بدل جاتی ہے کہ
 ہندیوں کو شناختِ حروف میں بڑی دشواری واقع ہوتی ہے۔ اور وہ دشواری جو
 ہندیوں کو عبارتِ اُردو کے لکھنے میں پیش آتی ہے بہت زیادہ ہے اُس دشواری
 جو پڑھنے میں اُنکو تحمل کرنی پڑتی ہے۔ ذہین لڑکے عبارتِ اُردو کا پڑھنا چاہتے جاتے
 ہیں لیکن ان کی کتابتہ مدتوں کو تک رست نہیں ہوتی۔ تحریر عبارت میں دو قسم کی مشکل
 ہوتی ہیں اول حروف ہم مخرج یعنی ث س ص ت ط ذ رض ظ ح ہ ع ا۔ کا
 امتیاز۔ چونکہ بولنے میں یہ حروف عام طور پر یکساں آواز سے بولے جاتے ہیں
 ہندی کو یہ بچا نہا سخت مصیبت ہے کہ حروف ہم مخرج میں کس حرف کو اختیار کرے
 اس مشکل کا آسان کرنا اس سائل کا مقصد نہیں ہے۔ کیونکہ اس مشکل کا بے تعداد
 علمی رفع ہونا متعذر۔ اُردو کوئی بولیوں کی مجموعہ ہے۔ عربی۔ فارسی ہنسکت ہندی
 سب بولیوں کے الفاظ اس میں ہیں بعض حروف خاص بولیوں کے ساتھ
 مخصوص ہیں، مثلاً ش ح خ ڈ ص ظ ط ع غ ق عربی سے اور گ پ ب
 فارسی سے۔ افراسیابی سے۔ ہندی سے۔ شاید اس قدر جان لینے سے ہندی کو کسی
 قلم نہ ہو کہ وہ لکھ کر کہتا ہو تو گ سے وہ جانتا ہے کہ وہ لکھ کر کہتا ہو تو گ سے وہ

چونکہ ذہن - فاعربی سے مخصوص ہیں ضرور ہے کہ لفظ گزریں زبونی تاہم بتائیں
استعداد و تھریکا صحیح ہو جانا ممکن نہیں اگر الفاظ کثیر استعمال کثرت ہمارے سے
دوست بھی گئے تاہم وہ لفظ جو کمتر استعمال میں آتے ہیں نادریست ہیں گئے دوسری
مشکل جو پہلی کی نسبت نہایت ہے تو اصد ترکیب حروف سے نا واقف ہونا ہی
یہ قاعدہ تو کسی کتاب میں جمع ہیں اور نہ مبتدی لڑکوں کو بتائے اور سکھائے
جائے ہیں ہی وہ سے وہ لڑکے بھی جو عبارۃ اردو پڑھنے پر قادر ہیں بہت دنوں
ہم غلط نویسی میں مبتلا رہتے ہیں جب بار بار دیکھتے دیکھتے لفظوں کی صورت
ذہن نشین ہو جاتی ہے تب کہیں جا کر لڑکوں کو لکھنے کا سلیقہ آتا ہے اور پھر بھی وہ سلیقہ
تقلید محض ہوتا ہے کسی اصل قاعدے پر مبنی نہیں یہ رسالہ اس غرض سے تالیف
نہیں ہوا کہ لڑکے اس کو پڑھیں بلکہ اس مطلب سے کہ معلم ان سلسلے کے قواعد
زبانی طور پر لڑکوں کو سمجھائیں اور سکھائیں ۔

حرفوں کی پوری شکل

اب پ ت ث ش ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع
غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ہری سے ۔ ان حرفوں میں ہر ایک
حرف کی جدا صورت ہے ۔ اور صورت ملتی ہوئی ہے تو نقطوں کا فرق ہے کسی میں
کے کسی میں : یا وہ کہیں اوپر نہیں میچے اٹھ اور ٹکے اوپر ط کا نشان ہے

اور اب یہ جدید شان نکلی ہے کہ ط کے عوض چھوٹی سی عرضی لکیر کر دیتے ہیں جیسے
تہ ذہ اور بعضے ٹ کوٹ اور ت کے طور پر بھی لکھ دیتے ہیں۔ حرف کاف کو
لوگ دو صورتوں میں لکھتے ہیں۔ ک اور کہ لیکن صحیح صورت ک ہی اور ک نہ کا فائدہ
نہیں بلکہ وہ کاف مسمورہ جس کا زیر ظاہر کرنے کو ہ کا شوشہ آخر میں لگا دیا گیا
ہو۔ اور ہ ایک حرف کی دو شکلیں ہیں۔ ہ کو ہے۔ اور ہ کو وحشی ہے۔ کہتے
ہیں۔ کیونکہ اس میں دو آنکھیں سی بنی ہیں۔ ہمزہ کے بائیں میں جو کچھ کہنا ہو گا
آگے چل کر کہیں گے۔ حتیٰ اور شے بھی ایک حرف کی دو صورتیں ہیں مکتب کے
میانجی پہلی کو تھے اور دوسری کو بڑھی پھڑپھڑاتے ہیں ہم نے اس سختی سے آیا
(لام الف) کو خارج کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ کوئی حرف نہیں اگر حرفوں کی سختی
پر اس اعتبار سے نظر کی جائے کہ کن حرفوں کی صورت ایک دوسرے سے ملتی ہے
تو پ ت ت ت ایک شکل کے ہیں صرف نفط یا نشان کا فرق ہے جو
اصلی شکل سے خارج ہے۔ تو ملج۔ سچ پخ۔ اور دؤ۔ رز۔ اور ض۔ ض اور
ط۔ ظ اور ت۔ ت اور ک۔ گ ایک صورت کے ہیں۔ س اور ش حرف ہی
دو اور صورتیں بھی دو۔ مگر ہتھمال میں ت نقطہ دارش اور س بے نقطہ
س پڑھا جاتا ہے۔ تہ تہ حرفوں کی صورتیں ملتی ہوئی ہیں ا ل کے لکھنے اور دوسرے
حرفوں۔ سے انگو تر کیسے سینے اور ملانے کا قاعدہ بھی یکساں ہے۔ ہی واسطے
کتاب کی نظر سے حرفوں کی سختی اس قدر مختصر ہو سکتی ہے۔ اس طرح درس شخص ص ط

حرف ق کے تحت ل م ن وہ دھری سے اگر آوری کی دو دو صورتیں نہ ہوتیں تو اس تحتی میں دو حرف اور کم ہوتے ۔

مرکبات

حروف جب تک مفرد ہیں یعنی اکیلے ہوں ۔ انکو پوری شکل میں لکھنا چاہیئے لیکن جب ان کو ترکیب دی جائے یعنی دوسرے حروف سے ملائے جائیں تو ان کی صورت مختصر ہو کر بدل جاتی ہے پھر یہی اصلی صورت کا نشان باقی رہتا ہے نیچے جو تحتی لکھی جاتی ہے اس سے معلوم ہو جائے گا کہ ہر ایک حرف کی اصلی اور پوری صورت میں سے ترکیب میں کیا باقی رہتا اور کیا چھوڑ دیا جاتا ہے جس قدر چھوٹ جاتا ہو نقطوں سے بنا دیا گیا ہے ۔ ا ۔ ب ۔ ج ۔ د ۔ س ۔ ط ۔ ع ۔ ف ۔ ق ۔ ک ۔ ل ۔ م ۔ ن ۔ وہ ۔ دھ ۔ ی ۔ ۔ ۔ ۔ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ او ڈ و ز ر ظ ط و ہ گیارہ حرف ایسے ہیں کہ ترکیب میں ان کی صورت نہیں بدلتی اور ق کو اصلی صورت پر کشش اور دھری میں مختلف ہیں لیکن چونکہ سردونوں کا نم شکل سے تریب ہیں یکساں صورت پر رہ جاتے ہیں بشرط نقطے کا تفاوت باقی رہتا ہے اور جس طرح صورت آئی پر رہتا ہے ۔ ا ۔ ب ۔ ج ۔ د ۔ س ۔ ط ۔ ع ۔ ف ۔ ق ۔ ک ۔ ل ۔ م ۔ ن ۔ وہ ۔ دھ ۔ ی ۔ ۔ ۔ ۔ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ ترکیب میں ان اور ق بھی یہ وغیرہ کے نم شکل میں اور نقطہ کی نسبت باقی رہتی ہے اور بعض حالتوں میں یہ کی صورت ترکیبی بھی ہے وغیرہ کی صورت سے

مشاہد ہوتی ہے اور ایسی حالتوں میں صرف نیچے کے شوشے پہچانی جاتی ہے
پس حروف مرکب کی تختی اس قدر مختصر ہو سکتی ہے ۔ *

ا بر حال خود

ب ب پ ت ث ث ن ی اور بعض صورتوں میں و

ج ج پ ج ح خ

د د ڈ ذ ۔ بر حال خود

ر ر ژ ز ۔ بر حال خود

س س ش س

ص ص ض

ط ط ظ ۔ بر حال خود

ع ع غ

ف ف ق

ک ک گ

ل ل

م م

ن ن ۔ بر حال خود

و بعض صورتوں میں ۶

ہر بر حال خود

ظاہر میں ل کی صورت مختصر الف کی صورت سے بہت مشابہ ہے اور عجیب نہیں کہ مبتدی کو دونوں حرفوں میں اشتباہ پیدا ہو لیکن آگے مذکور ہو گا کہ الف حرف مابعد سے نہیں ملتا پس یہ بہت بڑی شناخت ہے جس کے ذریعہ سے تم الف اور لام مختصر کو ایک دوسرے سے بے تامل پہچان سکو گے۔ اب جاننا چاہیے کہ ترکیب یعنی حرف کا حرف سے ملنا تین قسم ہے۔ ترکیب سابق ترکیب لاحق ترکیب طرفین۔ ترکیب سابق یعنی حرف کا پچھلے حرف سے ترکیب یا جانا مثلاً لفظ باپ میں الف کا ب سے ملنا اور ترکیب لاحق یعنی حرف کا اگلے حرف سے ملنا جیسے لفظ بےخ کے ن کا ج سے ملنا اور ترکیب طرفین یعنی حرف کا دونوں طرف اگلے اور پچھلے حرفوں سے ملنا جیسے لفظ عجب کے ج کا پچھلے حرف ع اور اگلے حرف ب سے ملنا۔ جہاں ترکیب سابق ہوگی وہاں ترکیب لاحق بھی ضرور ہوگی اور اسی طرح جہاں ترکیب لاحق ہوگی ترکیب سابق بھی ضرور ہوگی یعنی ایک ترکیب کے دو نام ہیں مثلاً لفظ گرم میں گ اور ر کی ترکیب کے اعتبار سے ترکیب لاحق ہے اور کے اعتبار سے ترکیب سابق۔

قواعد متعلقہ ترکیب لاحق

ان قاعدوں میں اس حرف کی صورت اور حالت کا تذکرہ ہے جو صرف کسی اگلے

حرف سے ترکیب دی گئی ہو اور کسی پچھلے حرف سے نہ ملا ہو۔ کیونکہ اگر وہ حرف
پیچ میں واقع ہے اور دونوں طرف سے اُس نے ترکیب پائی ہو تو اُس کے
تو امد ترکیب طرفین کی بحث میں بیان ہوں گے۔ یہی طرح پچھلے حرف کی صورت
احوالہ ترکیب سابق میں مذکور ہوئی

قاعدہ اول اَرَزَزَزَزَزَزِیَہ آٹھ حرف اگے کسی حرف سے نہیں ملتے
اور اسی واسطے ترکیب لاحق سے محروم ہیں۔ اور جب ترکیب لاحق نہ ہوئی تو
ترکیب طرفین کا ہونا بھی ممکن نہیں پس ان حرفوں کو صرف ترکیب سابق ہوتی ہے
یعنی پچھلے حرف سے ملتے ہیں۔ اور بس۔ از بسکہ یہ قاعدہ بہت عمدہ اور ضروری
ہے اور الفاظ مرکب میں جب کبھی یہ حروف پیچ میں واقع ہو جاتے ہیں تو ترکیب
کا تسلسل باطل ہو جاتا ہے۔ ان حرفوں کو خوب یاد رکھنا چاہیے ان حرفوں میں
رَزَز ہم صورت ہیں۔ اور دُذو ہم شکل پس تم کو یاد رکھنے کے واسطے اسی قدر کافی ہو گا
کہ لفظ اردو کے حروف اگے حرف سے نہیں ملا کرتے البتہ اپنے ذہن میں آتا سمجھو
رہنا کہ لفظ اردو کی ریں رُ اور ز بھی داخل ہیں اور دیں ڈ اور ذ۔ ذیل میں چند
الفاظ لکھے جاتے ہیں جو ان ہی آٹھ حرفوں میں کے چند حرفوں سے مرکب ہیں
اور ان میں سب حرف ایک دوسرے سے جڑ ہیں۔ رُوَم۔ روتس۔ دات۔ دن۔ روز
رُوَر۔ رُوَر۔ زرد۔ وروی۔ روپ۔ داس۔ رام۔ رس۔ آرزو۔ اروی۔ دال۔ دل۔ وری
نہرو۔ دھو۔ دابو۔ دو۔ اور۔ وزن۔ دوات۔ ذاک۔ دادا۔ دارا۔ راگ

قاعده دوم : ہر ایک حرف کی صورت جو ترکیب کی حالت میں ہوتی ہے۔ تم نقطہ دار تختی میں پہلے جان چکے ہو۔ وہی سب صوتیں ترکیب لاحق میں بھی ہوتی ہیں۔ مگر ٹ پٹ ثث ٹن ٹی۔ ان سات حرفوں کو جب تین شش حصّ طاء ع ق و ف کے ساتھ ترکیب لاحق دی جائے تو ان کی وہ صورت مختصر نہیں ہوتی جو نقطہ دار تختی میں تھی یعنی ب پ ت ٹ ث ن ی ہ کہ نقطہ دار تختی میں جو صورت مختصر آئی ہے وہ صورت ان حرفوں کی بھی ہو جاتی ہے۔ اور نقطوں یا علامتوں کی شناخت باقی رہتی ہے جیسے تن تو نو پی بط۔ لیکن اگر تین شش حصّ طاء ع ق و ف کے علاوہ اور حرفوں کے ساتھ بغیر سات حروف مذکورہ بالا کو ترکیب لاحق ہو تو اسی نقطہ دار تختی کی صورت مختصر پر لکھے جائیں گے۔ علاوہ اس کے بغیر سات حروف مذکورہ بالا کو ہی کے ساتھ ترکیب لاحق ہونے سے اس وقت لام جیسی صورت مختصر دیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ لفظ مرکب کا حرف اخیر ہو ورنہ وہی اصلی صورت مختصر دی جائے گی جیسے نتے میں ن کو ی سے ترکیب لاحق نہ ہو اور اتنی واسطہ نہ لازم کی شکل مختصر بن لکھا گیا ہے نہ اپنی صورت مختصر آدیں لیکن نیکتا یہ ہی نہ ؟ وہی تی کے ساتھ اسکو ترکیب لاحق ہے۔ پھر بھی چونکہ یہ کلمہ نیکتا کا حرف آخر نہیں اس لیے ن بھی اپنی اصلی صورت مختصر پر رہا۔ اسی طرح نیم نم نیزین تیزین تین تین تین وغیرہ

قاعدہ سوم: اگر کوا اور س سے ترکیب لاحق دی جائے تو ان کی صورت مختصر بھی وہ نہیں ہوتی جو نقطہ دار تختی میں ہے۔ بلکہ ایک گول صورت ہو جاتی ہے مثلاً کاکل۔ چکا گل لیکن الف اور لام کے سوائے دوسرے حروف کے ساتھ ترکیب لاحق دی جائے تو نقطہ دار تختی کی صورت ترکیبی اختیار کی جائے گی۔

قاعدہ چہارم: ہائے ہوز یعنی ہ اگر دو چٹھی ہو تو وہ ان حروف میں ہے جن کی صورت ترکیب میں نہیں بدلتی۔ اگر اپنی پہلی صورت چھوٹو اس کی ترکیبی صورتیں وہیں اول دوم جیسا کہ تم نے نقطہ دار تختی میں دیکھا پہلی صورت تو بعینہ ب غیرہ کی صورت مختصر پس اسی حالت میں اس کو کوئی وجہ امتیاز چاہیے وہ وجہ امتیاز شوشہ ہے جو تہ کے نیچے لگایا جاتا ہے۔ جب تہ کو دو ڈنگ ل کے ساتھ ترکیب لاحق ہو تو تہ کی پہلی صورت مختصر اختیار کی جائے گی۔ ورنہ باقی حروف کے ساتھ دوسری صورت مختصر ہر چند اس دوسری صورت مختصر میں شوشے کی ضرورت نہیں اس واسطے کہ یہ صورت مختصر بجائے خود ایک سبب امتیاز و تباہی کا نہ ہو کسی صورت سے اس کو التباس نہیں پس شوشہ جو صرف اس واسطے امتیاز کے تھا غیر ضروری ہے لیکن دو چٹھی کے سوائے تہ کی ہر ایک صورت کے نیچے شوشہ لگا دینا ایک عام دستور ہو گیا ہے۔ تہ کو الٹے کے ساتھ ترکیب لاحق ہو تب بھی پہلی صورت مختصر کے ساتھ ہوتا ہے لیکن شوشہ نہیں ملا ہوا لکھا جائے گا۔ جیسے ہا۔ قیل کی تثنی میں ان سب حروف کی ترکیبی اور مختصر صورتیں مرقوم ہیں۔ جن کو ترکیب لاحق ہوتی ہے اس

تختی کو بغور دیکھنے سے تم کو معلوم ہو گا کہ جن حرفوں کی صورتوں میں بسبب ترکیب لاحق کے اختصار ہوا ہے وہ مختصر صورتیں پابعدہ وہی مختصر صورتیں ہیں جو نقطہ دار تختی میں ہیں۔ یا اگر بعینہ وہ نہیں ہیں تو ان سے نہایت اشتباہ میں صرف شان میں تصور افرق آگیا ہے۔ اس تختی کو اس نظر سے مت دیکھو کہ تم اس کے حرف پہچان کر پڑھ لو بلکہ حرفوں کے جوڑ دھیان کرو کہ کون کس شان سے کس طرح پر کس جگہ ملایا گیا ہے اور ترکیب کی ہر ایک صورت کو بار بار خود لکھ کر اچھی طرح وہن نشین کر لو۔ کیونکہ ہمیشہ یہی صورتیں نئے نئے پیرائے میں پیش آئیں گی

ترکیب لاحق کی تختی

دیکھو صفحہ ۱۳ تا صفحہ ۱۶

صا صت صج صط صض صث صظ صق صك صل صم صن صه صي
 طا طت طج طط طث طظ طق طك طل طم طن طه طي
 عا عت عج عط عث عظ عق عك عل عم عن عو عه عي
 فا فت فج فط فث فظ فق فك فل فم فن فو فه في

[illegible]

واسطے مشق کے اسی تختی سے انتخاب کر کے کچھ الفاظ اور چند جملے لکھے جاتے ہیں جب لڑکے تختی کی صورتوں کو مستحفظ کر لیں تب اُشاد کو چاہئے کہ لڑکوں کو نیانی بتا کر ان سے لکھوائے تاکہ ترکیبی صورتیں خوب ذہن نشین ہو جائیں۔ مرغی۔ چوہا۔ طوطی۔ گرگٹ۔ بٹ۔ مرغابی۔ چڑیا۔ ٹپ۔ خالچ۔ بیل غش۔ تے۔ شانی۔ سونا۔ لوہا۔ چاقو۔ موصل۔ ہل۔ کرتا۔ پا جاتہ۔ تو شک۔ ٹوپی۔ گوتا۔ جوتا۔ پاتا بہ۔ بالی۔ جوشن۔ نوگرہی۔ ہاتھن آلو۔ موتی۔ گاجستر۔ خوبانی۔ برنی۔ خرما۔ بالوشاہی۔ تیاہ۔ خالو۔ مامو۔ خالہ۔ نانی۔ ناتا۔ لالہ۔ بوئال۔ گوکل بابو۔ پرسوتم۔ مرتی۔ موہن۔ سوہن۔ کالی پیرشن۔ ماتا موٹی۔ حافظ موسیٰ۔ یوسف۔ یونس۔ موہن۔ غالب۔ شاکر۔ غوثی۔ قاسم۔ باہر۔ ہوم صاحب۔ طامس صاحب۔ مرنی صاحب۔ کوپر صاحب۔ نرن صاحب۔ نرگس۔ سوہن۔ گل بابو نہ۔ شب بو۔ جوی۔

تم کب سے نوکر ہوؤ مرنا برحق ہوؤ۔ گالی ہرگز مت بک ہو۔ سچ بولا کرؤ بدخوت ہوؤ کابل مت بن ہو کوئی نوکر حاضر ہے ہو لے چل دو تہکے جاگو گرمی کا موسم ہو باہر مت جانا کابل سے ساگر گیس جانب ہو شربت پنی لو شوخی کی تو شامت آئی ہو خط کا کاغذ موٹا ہے ہو خط کی خوبی جو ہری چاقو سے ناخن کٹ جاتا ہے ہو جولا لچ کرتا ہے نا لایق ہے ہو جو بے شرمی کرتا ہے پاجی ہو جاہل لڑکے خر سے ہد تر ہو ناحق مت لڑو جب پانی برسے گا

تب تو کم ہوگی۔ عاجز بے کس پر کرپا کرڈو حاجی باقونے باغی ہونے سے سولی پائی
نامی ہونا چاہیے تو لائق بن ڈو عالم نے حاکم کے آگے کرسی پائی ڈو ہر کو جب
تو ہر کا ہو ڈو حاجت پر مضابط ہو ڈو سب سے نرمی کرو حق کو حق جانو باطل
کو باطل ڈو ماں کا گن مانو ڈو

قواعد متعلقہ ترکیب سیاق

یہاں ترکیب سابق سے یہ مراد ہے کہ ایک حرف صرف کسی حرف ماقبل یعنی
پہلے حرف سے ملا ہو جو اس سے پہلے ہی پس یہ حرف خود آخر میں ہوا اور اگر یہ حرف
آخر میں نہ ہو گا تو ترکیب طرفین کی صورت پیدا ہوگی جس کے واسطے جدا قواعد
آگے لکھے جائیں گے۔

قاعدہ اول :- کل حرفوں کے واسطے یہ عام قاعدہ ہے کہ جب آخر میں ہول تو اپنی اسی جہتی اور پوری صورت پر لکھے جاتے ہیں جو مفردات کی تختی میں اور یہاں ہول لکھیں اس سے دو دو جمع و تہمتی ہیں +

قائد دوم: دو ذہین انھما یعنی ٹیٹھ کی صورت بدل جاتی ہے جیسے بدھ شد
 وغیرہ تہ پون تو اسی کی نسبت تیرم شبتہا ہوا کرتا ہے لیکن ان کو سمجھ
 لیا جاتا ہے نہ تیر کے سرس دوسرے حرف لکایا جاتا ہے اور دیکھے پنج میں جیسے تہ بد
 قائد سوم: پنج کا ہر جانے کہ مفرد ہوں یا ترکیب لاحق میں ان کا

سرکشادہ رہتا ہے لیکن ترکیب سابق میں بند کر دیا جاتا ہے جیسے مع۔ ایسا معلوم ہوتا ہے
 کہ ابتدا ترکیب کی یہ صورت تھی۔ مع یعنی مع میں جو حرف ملایا جاتا تھا اس کے سرگے
 نیچے والی نوک میں جوڑ دیا جاتا تھا پھر ہوتے ہوئے یہ نشان اختیار کر لی گئی جو
 اب مروجہ قاعدہ

قاعدہ چہارم۔ ق کا سرپوری صورت میں بند ہو مگر ترکیب سابق میں
 مکمل جاتا ہے جیسے تلف وغیرہ

قاعدہ پنجم۔ کہ کو ترکیب سابق دی جائے تو دوسری صورت مختصر
 یعنی میں لکھا جاتا ہے جیسے شہ۔ متہ ترکیب سابق کے لیے ترکیب لاحق
 کے نقشے پر جو الہ کر دینا کافی ہے۔ علیحدہ نقشے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم پہلے کہہ چکے
 ہیں کہ ترکیب لاحق اور ترکیب سابق حقیقت میں ایک ترکیب ہی ہیں کے دو اعتباراً
 سے دو نام رکھ لیے ہیں۔

قواعد متعلقہ ترکیب طرفین

ترکیب سابق اور ترکیب لاحق دونوں ترکیب تو ہیں لیکن ترکیب مفرد ہیں۔ یعنی
 صرف یہی بات ہے کہ حرف صرف اگلے حرف سے ملایا صرف پچھلے حرف سے۔ لیکن
 ترکیب طرفین ترکیب مرکب ہے اور حرف اگلے اور پچھلے دونوں طرف کے حرفوں سے
 ترکیب یا جاتا ہے۔ پس ضروری کہ اس ترکیب میں چار قواعد ترکیب سابق و لاحق مرعی ہوں گے

اُن کے علاوہ بعض قواعد ایسے بھی ہوں گے جو صرف ترکیب طرفین سے خاص ہیں
 پس واضح ہو کہ ترکیب طرفین میں قواعد ترکیب لاحق سب زیر قرار ہیں مگر وہ
 قاعدہ جو ب پ ت ث ن ہی کے واسطے مقرر ہے کہ ان حروف کو جب
 س ش ص ض ط ظ ع ح ق و ی کے ساتھ ترکیب لاحق ہو تو ل کی مختصر
 صورت میں لکھے جاتے ہیں ترکیب طرفین میں باقی نہیں یعنی گو ب غیر کو کس غیر سے
 ترکیب لاحق ہو لیکن اگر ب وغیرہ کسی اور حرف قبل کے ساتھ ترکیب سابق بھی لکھتے
 ہوں تو اُن کی صورت ل کی مختصر صورت سے مشابہ نہ ہوگی بلکہ وہ اصلی صورت مختصر
 جو نقطہ ارتعاشی میں تھی اختیار کی جائے گی مثلاً نفس میں ن کو ف سے ترکیب لاحق
 ہے۔ اسی واسطے ن اپنی صورت مختصر پر باقی نہیں۔ بلکہ ل کی صورت مختصر آ میں لکھا
 گیا ہے لیکن لفظ نفس میں ہی ن ہے اور وہی ف کے ساتھ اُسکو ترکیب لاحق بھی
 ہے مگر چونکہ ن خود ت کے ساتھ ترکیب سابق بھی رکھتا ہے اس واسطے پھر اپنی
 اصلی صورت مختصر پر لکھا گیا۔ ہی ط ب ط اور خبط۔ ٹوپی۔ ثوہ۔ کو جب ترکیب طرفین ہوگی
 تو اگر چوٹی لکھی جائے اختصار سے محفوظ ہے ورنہ ہمیشہ کی دوسری صورت مختصر
 جائیگی۔ جیسے نہال۔ ہند۔ ہر۔ ترکیب سابق کے جملہ قواعد ترکیب طرفین میں بھی
 جاری ہوں گے البتہ یہ قاعدہ کہ ترکیب سابق میں حرف اپنی اصلی مفرد صورت
 پر رہے۔ ترکیب طرفین میں باقی نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ ترکیب سابق میں اصلی مفرد
 صورت پر رہنا تو اس جہ سے تھا کہ اُس حرف کے ساتھ کوئی اور حرف نہ تھا اور

جب ترکیب لاحق بھی تہویٰ تو ضرور ہو کہ اس کی صورت میں ہو جب قواعد مقررہ
 ترکیب لاحق کے اختصار ہو ترکیب میں جو کچھ اختصار حرف کی شکل صورت میں ہو
 اس کو ہمیشہ حرف مابعد کا اثر سمجھنا چاہیے پس جب صرف ترکیب سابق ہو تو
 کوئی حرف نہیں جو حرف قبل میں اختصار کا اثر پیدا کرے لیکن ترکیب طرفین میں
 تو مابعد میں بھی حرف موجود ہو اور اس کو بے اثر نہیں ہونا چاہیے معلوم ہے کہ ترکیب لاحق
 میں ق اور ق دونوں کا سر بند رہتا ہے جیسے فاضل اور قالب اور ترکیب سابق میں
 ق کا سر تو کھل جاتا ہے۔ جیسے تکلیف لیکن ق کا سر پھر بھی بند رہتا ہے مگر ترکیب
 طرفین میں ق ہو یا ق دونوں کا سر کھل جائے گا جیسے نفس نقش بنفشہ نقل
 ترکیب طرفین کے ہائے میں ایک بات قابل بیان اور باقی ہے وہ یہ کہ کل قواعد
 ترکیب لاحق اس ترکیب سے بھی متعلق ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہوا پس وہ قواعد
 ضروری کہ آر زو ذو کو حروف مابعد سے ترکیب لاحق نہ ہو ترکیب طرفین میں
 کیونکر ہوتا جائے گا۔ سو اس کا برتاؤ اس طرح پر ہو گا کہ یہ حروف اپنے مابعد کے حروف سے
 جدا رہیں گے مثلاً کام کے الف کو ترکیب طرفین ہی۔ اُدھر کاف سے ترکیب سابق
 ہے اور ہر تم سے ترکیب لاحق لیکن الف بوجہ ترکیب سابق کاف سے تو ملا کر
 ترکیب لاحق کے اعتبار سے اس کو الگ رہنا چاہیے تھا اسی واسطے ہم الگ الگ
 رہا لیکن اگر الف کی جگہ مثلاً س ہو تا تو ک اور س ویم تینوں سے ہوتے جیسے
 کسم ترکیب سابق اور ترکیب لاحق تو صرف دو حرفوں کے ملنے سے پیدا ہو سکتی ہے جیسا

اور پتر اور اس اور کی وغیرہ لیکن ترکیب طرفین کے واسطے کم سے کم تین حرف
 ہونے ضرور ہیں اور زیادہ تو کبھی نو تک بھی ہوتے ہیں جیسے جھنجھلانا۔ اس سے
 زیادہ حرفوں کے لفظ اکثر دویا یا ذلفطوں سے مرکب ہوتے ہیں اور وہ ترکیب
 کتابتہ میں موثر نہیں ہوتی صرف معنی و مطلب سے متعلق ہوتی ہے جن سے یہاں بحث
 نہیں ہیں ایسے الفاظ جن لفظوں سے مرکب ہیں سب بطور کلمہ جدا گانہ لکھنے
 ہونگے مثلاً زود رنج۔ سادہ لوح۔ صاف باطن۔ خوش مزاج ہل چل۔ خرد بالغ ہو کر
 جن الفاظ میں ترکیب طرفین ہو ان میں حرف سب سے پہلے ہوگا اس کو صرف
 ترکیب لاحق ہوگی اور سب سے آخر کو حرف کو صرف ترکیب باقی۔ اور پہچاننے والے
 سب حرف ترکیب طرفین رکھتے ہوں گے۔ پس برعایتہ قواعد جو اوپر مذکور ہوئے
 سب حرفوں کو یکے بعد دیگرے صورت مختصر پر لکھتے اور ترکیب پڑھتے جاویں تاکہ
 کہ لفظ تام ہو مثلاً لکھنا ہو نقصان تو پہلے ن ہو جس کو ق سے ترکیب لاحق ہے
 اور بموجب قاعدہ مقررہ کے ن کو ق سے ترکیب لاحق لام کی صورت مختصر میں ہوتی ہے
 جیسے نق۔ اب آگے ق ہو جس کو ص سے ترکیب لاحق ہے چاہئے تھا کہ قص ہو لیکن ق کا
 سبب ترکیب طرفین کے کھلا ہونا چاہئے تو یہاں تک ن ق ص کی ترکیبی صورت یہ
 ہوتی تھی۔ اب آگے ص کو اے ملانا چاہیے جس کی صورت یہ ہوتی تھا تو نقصا ہوا
 اب الف گئے آگے ن واقع ہے جس سے الف ترکیب لاحق نہیں پاسکتا پس ن
 الگ پڑا رہا۔ اور لفظ نقصان پورا ہوا۔ ذیل میں ایسے الفاظ لکھے جاتے ہیں جن میں

ترکیب حرفین کی مثالیں ہیں جب لڑکے قواعد ترکیب سمجھ کر یاد کر لیں تو یہ الفاظ
 ان سے استحضار لکھوائے جائیں۔ علم عقل جلم جیا۔ صبر طبع۔ حسد بغض مکر نظر۔
 نصف۔ چند۔ بند۔ کلم۔ مشق۔ لفظ۔ خبر۔ آبر۔ اگر۔ چرم۔ نام۔ گائے۔ عطر۔ پان
 مطلب۔ غفلت۔ سستی۔ کمر۔ کتر۔ بجلی۔ بتلی۔ خیر۔ بہل۔ مجل۔ قفل۔ مستر۔ شگفت
 محنت۔ اکثر۔ گھر۔ بادل۔ چاول۔ جاہل۔ خادم۔ ادب۔ آبر۔ احمق۔ وضع
 گندم۔ مل۔ مقرر۔ بیٹا۔ بیٹی۔ پوتا۔ گنگا۔ جتا۔ دھیان۔ بھان۔ یگی۔ تعلیم۔ تعلیم
 تحقیق۔ معلوم۔ مرقوم۔ منصور۔ منظور۔ مقدور۔ کاپی۔ لاہور۔ بیہوش۔ گھوڑا۔ بھڑو
 سخاوت۔ شجاعت۔ ارمان۔ ترکیب۔ تاکید۔ محصول۔ معمول۔ نواسہ۔ پنجاب۔
 مردان۔ دلاور۔ فالتہ۔ کلکتہ۔ برادر۔ بندوق۔ صندوق۔ ہانڈی۔ کلیان۔ غیظان
 پالکی۔ بھینس۔ ہندو کش۔ فلم دان۔ ہوشیار۔ کھیر تل۔ فتح پور۔ کانپور۔ بھروسا
 فیضان۔ مستند۔ کترین۔ پیغمبر۔ باورچی۔ مرتبان۔ میزبان۔ مہمان۔ ناٹھان۔
 پندرہ۔ بھان۔ انگوٹھا۔ گھڑوچی۔ صندوچ۔ کھڑاؤں۔ چارپائی۔ جیلانیہ۔ پاجامہ
 بنویر۔ پتر۔ دوست دار۔ خدمت گار۔ اندھا دہند۔ دھینگا۔ مستی۔ بلڑدہوں۔ مہو
 جب تم حرفوں کو ترکیبی صورتہ اور ترکیب کی قسمیں پہچان چکے تو اب چاہنا
 چاہیے کہ ترکیب کا قاعدہ کیا ہے یعنی کس طور پر مرکب معلوم ہو کہ اس عبارت میں
 فلاں حرف فلاں سے جدا رکھا جائے گا۔ تو اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ایک کلمہ
 یعنی ایک لفظ جسے حرفوں سے بننا ممکن ہو گا وہ سب حرف ایک بعد ایک کے ملے

ہوئے لکھے جائیں گے اس کے واسطے تھکو لفظوں کی شناخت کی مشق خوب
 کرینی چاہیئے جتنے حرفوں سے ایک معنی سمجھ میں آجائیں۔ خواہ کسی شخص یا چیز
 یا کام یا حالت کا نام ہو۔ خواہ کسی کام یا حالت کے وقوع کی حکایت یا ایک لفظ کو
 دوسرے لفظ سے ربط دیتے ہوں وہ سب حرف ایک کلمہ یا ایک لفظ میں
 مثلاً اکبر ہندوستان کا بڑا نامی بادشاہ تھا۔ اس عبارت میں اکبر ایک شخص کا نام
 ہے اور اک تب چار حرفوں سے بنا ہے پس یہ چار حرف ایک کلمہ ہیں۔ ہی طرح
 ہندوستان اور کا اور بڑا اور نامی اور بادشاہ تھا۔ یہ سب جدا جدا کلمے ہیں
 اور ترکیب بھی ہر ایک کلمے کی جدا ہے۔ یعنی ایک کلمے کو دوسرے کلمے سے
 ہمیشہ جدا لکھنا ہوگا اگر دو جدا کلموں کو کوئی ملا ہوا لکھ دے تو غلطی ہے مثلاً علام رسول
 ایک شخص کا نام ہے دو لفظوں سے مرکب ہے پس دونوں کو جدا جدا لکھنا ہوگا اور اگر
 کوئی شخص اسطرح پر لکھ دے علام رسول تو اس نے غلط لکھا۔ پس عبارت لکھنے میں
 جب ایک کلمہ تمام ہوا اس کی ترکیب بھی تمام ہوتی۔ دوسرا کلمہ شروع ہوا تو دوسری
 ترکیب شروع ہوتی پس ترکیب ہر ایک کلمے کے ساتھ شروع ہوتی اور اسی کے
 ساتھ ختم ہو جاتی ہے یعنی کلمے کلمے کی شناخت اور ان کا امتیاز بڑی تیز سی کھینچی
 ایک کلمے کے دو یا زیادہ ٹکڑے کرنے کی غلطی تو شاذ و نادر ہوتی ہے۔ بلکہ نہیں ہوتی
 مگر دو کلموں کو یکجا کرنے کی غلطی ایسی عام ہے کہ شاذ و نادر کوئی اس سے بچا
 ہوگا۔ بہر کیف ہم نے استاد اور شاگرد دونوں کو اس خطرہ سے آگاہ کر دیا ہے۔

دوسرا قاعدہ یہ کہ اگر ایک کلمے کا حرف آخر ہمیشہ پورا لکھا جاتا ہے جس سے معلوم
 ہوتا ہے کہ لفظ ختم ہوا مثلاً آحق ایک کلمہ ہے اور اُس کا حرف آخر پس ق پورا لکھنا
 ہوگا۔ اب دیکھو کہ جب کوئی شخص تم سے کوئی عبارت لکھنے کو کہے تو جس ترتیب سے
 حرف اُس کے موافق سے نکلتے جائیں جدا جدا مفرد لکھ لو پھر اُن میں کلمہ کلمہ الگ کر دو
 پھر کلمے کلمے کے حرفوں کو ترتیب سے دو مثلاً یہ عبارت بتائی جائے احمد کیا کرتا ہے تو تم
 پہلے حرف مفرد کے بعد دیگرے لکھ کر کلمہ لکھ لگ کر لو جیسے آح م د آحا می آک
 رت آہ می۔ اب دیکھو کہ پہلے کلمے میں الف جدا رہا اور محمد جدا۔ اس واسطے کہ آ
 کو ترکیب لاحق نہیں ہوتی اگر احمد کی جگہ محمد ہوتا تو ضرور م حد میں ملا ہوا ہوتا۔ کرتا
 میں رنے ترکیب کو توڑ دیا۔ کیونکہ ر کو بھی ترکیب لاحق نہیں ہوتی۔ اگر کرتا کی جگہ
 کہتا ہوتا تو سب حرف ملے ہوئے ہوتے معلم کو چاہیے کہ غلط عبارت جو پیچھے کی بات
 ہے لڑ کو نکو بغیر نقل کرائے اور انکو صحیح طور پر پڑھ کر سنائے لیکن صحیح عبارت اس کے
 دیکھنے نہ پائیں۔ اپنے زور و طبیعت سے درست کریں۔ باپا اور معلم کا حکم مانو۔ باپ اور
 معلم کا حکم مانو۔ سیکر شاد بنایا تیبلا مانسے۔ سیکر شاد بنایا تیبلا ۱۱۱ ہے۔
 نبی شکیستہ بنی کلینضہ صفر ہکا مطلب شکیستہ تھا۔ نبی بخش کے سبق میں کلینضہ کا
 مطلب بہت مشکل تھا۔ سن اور کی شاعر پر ہکا ہے۔ سندھ دیکھا شاعر پر ہکا ہے
 اس واسطے کہ روز و مولیٰ دی صاحب اسب و خف لیکر تیر تیس۔ اس واسطے کہ
 مولوی صاحب اس پر خفگی کرتے رہتے ہیں۔ تین ہفت سے کہتا ہے کہ

ہ ماریم درسمین ام تح انلی اگی اسبلزک ونمین مچ مژدک انب راوولرما
اورک ایکت ابین اسک وانع ام ملین اورسن درپرانس پکت رص ا
ح ب نی ہ ای تناراضہوئے۔ تین ہفتے کی بات ہو کہ ہمارے مدرسے میں
امتحان لیا گیا سب لڑکوں میں محمود کا نمبر اول رہا اور کئی کتابیں اسکو انعام
ملیں اور سند پرانہ پکٹر صاحب نہایتہ ناراض ہوئے۔ حکیم لطیف نیکینکینسیہ کو
بہت فہم ہوا۔ حکیم لطیف حسین کے نسخے سے ہکو بہت نفع ہوا۔

متفرق قاعدے

(۱) تین قسم کی ہ۔ یا معروف مثلاً اُرتی لائٹی ساتھی ساتھی۔ خاکستی اور
یا مچبول مثلاً جیسے تئے۔ واسطے لیتے اور یا ماقبل مفتوح جس کے پہلے زیر ہو
جیسے ہو کی طوئی تو ہی پس یا معروف ہمیشہ پوری گولی لکھو۔ پانی ہ اور یا مچبول
پوری لمبی اور یا ماقبل مفتوح آدھی گول جیسے دہلی کے رہنے والوں کی بولی
بہت درست ہوتی ہو۔

(۲) ہر جنہ ہ اور دو چشمی ہ حرف واحد ہے لیکن ایسا دستور نہیں گیا کہ ہ مغلوط
میں ہمیشہ دو چشمی ہو لکھی جائے مثلاً تھا تھا تھان۔ بھائی لائٹی جھول پھول دکھ
سکھ دھول۔ آدھا۔ چھوٹا کھوٹا۔

(۳) ت دو قسم کا خنہ میں ہیں کہاں بھادوں اور دوسرا نو تین ظاہر۔ مثلاً

گن۔ سن۔ ساؤن۔ دستور یہ ہے کہ نون غنہ جب آخر کلمے میں ہو تو نصف دائرہ لکھا جائے اور نون ظاہر پورا۔ اور اب لوگ یوں بھی فرق کرنے لگے ہیں کہ نون ظاہر کے پیٹ میں نقطہ دیتے ہیں غنہ میں نہیں۔

(۴) الف دو قسم کا ہے مقصورہ۔ اور مدودہ مقصورہ وہ جس کا تلفظ اختصا لکے ساتھ جیسے۔ ام قدانار اور مدودہ وہ جس کے بولنے میں دیر لگے یعنی آلو آرزو۔ ام مدودہ کے واسطے یہ علامت مقرر ہے کہ اُس کے اوپر ایک مد اس صورتہ تہ کا بنا دیتے ہیں +

۱۱۔ اش کے تین نقطے بھی اس صورتہ میں لکھے جاتے ہیں، اور یہ شوش تین نقطوں کی روانی میں لکھ دینے کی ایک شان معلوم ہوتی ہے جیسے ۱۵ اور ۱۶ اس رسالے میں مفردات کی تختی کے علاوہ کہیں ہمزہ کا نام نہیں آیا حالانکہ لوگوں نے اسکو حروف ابجد کے شمار میں داخل کر رکھا ہے سو واضح ہو کہ واقع میں ہمزہ کوئی حرف مستقل نہیں ہے۔ وہی ایک حرف ہے کہ جب ساکن ہو تو الف ہے جیسے یا کا۔ لا۔ کھا۔ جا۔ پا۔ جان اور جب متحرک ہے تو ہمزہ جیسے اگر اکثر امر و تار اور پیر۔ اُس۔ ایکس۔ ایکس۔ امتحان لیکن ان سب صورتوں میں ہمزہ اول الف دونوں کی ایک ہی شکر ہے۔ اور جو قواعد الف سے متعلق ہیں وہ سب ہمزہ پر بھی موثر ہیں لیکن یوں ہمزہ بشکل الف لکھا جائے تو لکھا جائے مگر اس کی ایک خاص صورتہ بھی ہے اور خاص اردو میں لفظ کے یچ میں الف کے اور ہی لکھا

پہلے آتا ہر مسئلہ آدھ کا آدھ چلاؤ۔ لاؤ رائی کافی نائی۔ بھائی۔ کھائی۔ آئی
 گئی۔ ایسی صورت میں ہمزہ صلحہ اوپر لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جو الفاظ عربی اردو میں
 مستعمل ہیں۔ ان میں اکثر فاعل کے صیغے ہیں۔ جیسے لایق شایق تو
 یہ ہمزہ بقاعدہ عربی اصل میں ی ی ہے۔ اسی واسطے ی لکھ کر اوپر ہمزہ بنا دیا جاتا ہے جس
 معلوم ہو کہ اصل میں می اور تلفظ میں ہمزہ ی۔ ہمزہ کے بارے میں جس قدر مذکور ہوا
 بتدی کو کافی ہے۔ ورنہ صرف عربی کے رو سے ہمزہ کے متعلق بڑی پیچیدہ بحث و تلیض
 الفاظ عربی فصیح اردو میں مستعمل ہوتے ہیں۔ جن کی کتابہ خلاف تلفظ ہے۔ جیسے
 ایضاً۔ بئراً۔ قہراً۔ طوعاً۔ کرہاً۔ اشارۃ۔ کنایۃ۔ حتیٰ الوسع۔ حتیٰ الامکان۔ حتیٰ المقدور
 موتی شیشی۔ نیچی مصطفیٰ۔ ترضیٰ مجتبیٰ اللہ تعالیٰ۔ عبد الرحیم۔ عبد الغنی۔ عبد الصمد۔ الشا
 فیر الدین۔ محی الدین۔ ابو الفضل۔ ابوالحسن۔ ان الفاظ کا طریقہ تحریر بھی یاد
 کر لینا مفید ہے۔ عبارت ذیل لڑکوں کو زبانی بتائی جائے

سبق کو حفظ کرو۔ علم بے محنت حاصل نہیں ہوتا۔ تحمل میں انتقام سے زیادہ فائدہ
 ہے۔ غصے کو ضبط کرنا مناسب ہے۔ کسی حالت میں فحش کلمہ زبان سے مت نکالو۔ صحبت
 میں بھر کرنے سے ضرورت تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ طمع سے وقعت جاتی رہتی ہے
 بلکہ اب بے نصیب۔ تکبر کرنے سے انسان لوگوں کی نظریں اور بھی ذلیل ہوتا
 جاتا ہے۔ تم دوسروں کو نفع پہنچاؤ تو دوسرے تم کو نفع پہنچائیں۔ ایک مرتبے کا
 جو بہت برسوں کا اعتبار کھودیتا ہے۔ ریاستہ یعنی بدنی محنت تندرستی کا بڑا مہرب

نسخہ پوچھیں خور و سگر گئے کی غیر خواہی میں اپنا نقصان کرتا ہے۔ کسی کو پسینہ
 پیچھے ہر امت کہو۔ دنیا کی کوئی دولت وقت کی برابر ہی نہیں کر سکتی کیونکہ وقت
 کے ذریعے سے سب طرح کی دولت حاصل ہو سکتی ہے لیکن دولت کے ذریعے سے
 وقت پیدا نہیں ہو سکتا۔ لگیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ قسم گمان محض لاجسبات
 ہے اس واسطے کہ اگر سننے والے کو ہمارا اعتبار ہو تو وہ بے قسم بھی ہمارا کہنا
 تسلیم کرے گا ورنہ عجب نہیں کہ ہماری قسم پر بھی اس کو اطمینان حاصل نہ ہو
 کہے ایک جبہ بن لے انسان و خدا نے زبان ایک ہی کان و

مرتبہ کم حرمی قلعہ سے ہمارا ہو گیا آفتاب اتنا ہوا اونچا کہ تارا ہو گیا
 پاک رکھ اپنا دہن بگر خدا سے پاک سے کم نہیں تیری زبان نہ میں تیری مسک سے

رسالہ رسم الخط ختم ہوا

خاتمہ

خوش خطی ایک ہنر ہے جس کی قدر ہر ایک نے مانے میں ہوتی رہی ہے۔ بلکہ ان دنوں میں چونکہ چھاپے خانے کثرت سے جاری ہیں خوش خطی کی اور بھی زیادہ قدر و منزلت ہے۔ ابتدا میں اگر لڑکے جی لگا کر اس کا اہتمام کریں تو تھوڑی محنت سے سو خط درست ہو سکتا ہے۔ کچھ یہ ضرور نہیں کہ اسکے واسطے خاص سٹا ہو اور تمام وقت مشق و اصلاح میں صرف کیا جائے چھپی ہوئی کتابیں ہمیشہ خوش خط لکھی ہوئی ہوتی ہیں کسی کتاب کو دیکھ کر نقل کرنا اور اسی کے سے حرف بنانے کی کوشش کرنا خوش خط ہو جانے کے واسطے عمدہ اور سہل تدبیر ہے۔ حروف کے جوڑ توڑ نوک پلک کشش ویزہ مرکز سب جزئیات کو بغور خیال رکھنا اور اپنی کی ہوئی نقل کو اصل سے مقابلہ کر کے فرق و اختلاف پر نظر کرنی چاہیے اگر اسی طرز پر چند روز متواتر مشق کی جائے تو آخر کو اصل سے حرف ملنے لگے گے اور ان کوں کا دستور یہ کہ جب ان کو حرف بنانے آجائیں میں گھسیٹ کر چلتے ہیں۔ نام کے دستخط بنانے کا، لولہ اور جلد لکھنے کی ہوس شروع سے ان کے خط کو بگاڑ چلتی ہے اور خط کا دستور یہ کہ جب ہاتھ بگڑا پھر درست ہونا مشکل ہوتا ہے

جیسے گھوڑا کہ جب اس کو بد رفتاری کی حادثہ ہوگئی تو اس میں قدم بہت نوں
 کی خدمت میں نکلتا ہے پس ابتدا میں ہمیشہ ہاتھ کو روکے قلم کو منہ سے ہٹاتے ہیں
 لکھنا چاہیے تاکہ حرفوں کی ٹھیک صورت بن سکی جائے۔ اور التزام کے ساتھ
 آدھ گھنٹہ مشق خط کے واسطے خاص کر لینا چاہیے۔ جب ایک خاص
 شان پر ہاتھ بیٹھ جائے گا تو بعد کو جلدی میں بھی وہی شان باقی رہے گی۔
 خوش خطی بجائے خود کوئی علم نہیں نہ اس سے عقل کو تیزی حاصل ہوتی ہے اور اخلاق
 کو درستی نہ معلومات کو ترقی۔ بلکہ خوش خطی کو صرف مصوری یا نقاشی کا ایک
 شعبہ سمجھنا چاہیے یہ تو کسی طرح مناسب نہیں کہ انسان تحصیل علم پر اسکو ترجیح
 دے تاہم یہ عام پسند اور ہر دل عزیز ہنر ایسا بھی نہیں کہ لڑکے اس سے بے بہرہ
 رہیں کم سے کم اتنا تو ضرور ہے کہ کمال خوش خطی حاصل نہ کریں تو عیب بد خطی بھی
 اپنے میں پیدا نہ ہونے دیں۔ خط نستعلیق کے علاوہ جس کے قاعدے اس میں
 میں مذکور ہیں۔ ایک خط رواجی ہے جس کا بڑی کچھریوں اور خانگی تحریروں میں
 مستعمل ہے اس میں نہ قاعدے کا حفظ ہے نہ خود حرفوں کی اصلی صورت کا التزام نہ
 نقطے کی پروانہ نشان کی خبر مگر کام اسی خط سے پڑتا ہے۔ اور اکثر لوگ اس خط
 میں مہارت حاصل کر لیتے ہیں کہ مکتوب جمع کرتے اور سب سے سبب اسکو پڑھتے
 ہیں بے شک ایسے خطوط پر جس قدر نظر ہوگی اُسی قدر پڑھنے میں سہولت
 ہوگی۔ پس تم کو اس سے بھی غافل نہ رہنا چاہیے۔ یہ امید رکھو کہ ہر جگہ

تم کو مطیع مصطفائی کا چھاپا پڑے کو بیٹا کا۔ کہنے والے کو وہ وہ غصہ
 کرتے ہیں کہ بڑے بڑے مشاقوں سے بھی دوچار حسد نہیں پڑھتے

جاتے۔ بے چارہ بستی
 تو بھلا کیا پڑھ سکے گا فقط

پانچ

۳۳۸۵۷	دائیں
۲۰۷۱	تو
۷۹	تو

مکتبہ شمس العلماء جناب شیخ کاظم ریزہ صاحب ایل ایل ایم ایل

ایک شریف سر محمد صفیہ حضرت مطالب قرآن
 کے ہر حصہ کے نہایت کو شکل اور جانکاری کو طبع کیا اور
 دریاچہ جو نہایت ہی قابل دیدار اس نور سے پہلے لکھا
 گیا ہے تفصیل ۹۸۲۲ کاغذ فیہ قیمت ہر جلد سے روپے چھ
 سہ اور کچھ اور سوا لکھ

حاجل شریف شمس کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

قرآن شریف شریف شمس کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

حاجل شریف شریف شمس کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

ادعیتہ القرآن کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

دیہہ قیمت ہر جلد کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

الغصہ قیمت ہر جلد کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

قیمت کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

ستیا و حیا کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

واری کچھ عوام میں ہی ہا قیمت ہر جلد کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

واری کچھ عوام میں ہی ہا قیمت ہر جلد کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

طبعہ کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

نصاب خسرو کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد
 اتمام حجت یہ رسالہ نظم اصلاح قوم کے بارے میں ہے مطبوعہ
 صدیقی ادبی کتب اور مصداوی الحکمتہ زبان اردو مطبوعہ
 میں ایک صدمہ میں مصنف کا نام ملا قیمت ۸ روپے
 اس میں جو ہر جلد کے کلچر کے لیے ہیں وہ دنیاوی خریداری
 دکھائی گئی ہیں قیمت ہر رسالہ کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

کے لیے قیمت ۸ روپے کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

رویا کے صا و قہ یہ سب آخری ناول ہے جو دو کو

حافظ نذیر احمد صاحب نے حال میں لکھا ہے کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد کاغذ لاتی سفید قیمت ہر جلد

خصوصاً اسلامی زندگی کا ایک نہایت مکمل دستاویز ہے

مصنف علامہ نے انسان کے تمام تعلقات کو قرآن شریف

اور احادیث سے سمجھ کر انسانی فرائض کو الگ الگ کر کے

دکھایا ہے اس کتاب کے تین حصہ ہیں پہلے حصہ میں خدا

تعالیٰ کے حقوق کا بیان ہے دوسرے حصہ میں بہت سے تمام دنیا

کے حقوق کا بیان ہے تیسرے حصہ میں معاملات اور اخلاق کا بیان

ہے ہر حصہ کے کتاب انسانی زندگی کا ایک جامع دستور العمل

ہے جیسے آئی کو معاملات پیش آئے ہیں سب کے بارے

میں جدا جدا احکام اور الگ الگ عنوان موجود ہیں قیمت

حصہ اول ایک روپیہ حصہ دوم دو روپے حصہ سوم

علامہ ان کے ہماری دکان میں ہر قسم

کی کتابیں موجود ہیں۔ درخواست خرید

بنام نذیر حسین نظام الرحمن صاحب کتب

